

قادر مطلق کا تضاد

جب لوگ غزہ میں تباہی دیکھتے ہیں، تو اکثر یہ سوال اٹھتا ہے: اگر خدا قادر مطلق ہے، تو وہ یہ کیوں ہونے دیتا ہے؟ یہ شر کا قدیم مسئلہ ہے، جو بلے کے نیچے دبے بچوں اور ایسی نقصانات پر نوحہ کرنے والی فیملیز کی تصاویر سے مزید تیز ہو جاتا ہے جو کہ نام لینے کے لئے بھی بہت بڑے ہیں۔ فلسفیوں نے کبھی اس مسئلے کو تجریدی طور پر پیش کیا تھا: کیا خدا ایسا پتھر بنا سکتا ہے جو اتنا بھاری ہو کہ وہ خود اسے اٹھانہ سکے؟ غزہ میں، یہ تضاد اب علمی نہیں رہا۔ یہ گہرا اور محسوس ہونے والا ہے۔ اگر خدا قتل کو روک سکتا ہے، تو وہ ایسا کیوں نہیں کرتا؟

قرآن اور وسیع تر ابراہیمی روایت ایک حیران کن جواب پیش کرتی ہے: خدا اس طرح عمل نہیں کرتا جو اس کے اپنے ظاہر کردہ اصولوں کے خلاف ہو۔ اس کی طاقت لامحدود ہے، لیکن اس کا انصاف اصولوں پر مبنی ہے۔ قادر مطلق ایک ظالم نہیں جو اخلاقیات کو اپنی مرضی کے تابع کرتا ہے؛ بلکہ، وہ صرف وہی چاہتا ہے جو اس نے اعلان کردہ انصاف اور رحمت کے مطابق ہو۔ یہ ہے قادر مطلق کا تضاد: خدا کی طاقت اس کے اپنے قوانین توڑنے میں نہیں، بلکہ انہیں برقرار رکھنے میں ظاہر ہوتی ہے، چاہے اس کا مطلب یہ ہو کہ انسانی شر بے قابو رہے۔

الہی خود تحدید: تسلسل کی قیمت

قرآن اعلان کرتا ہے:

جو کوئی ایک جان کو قتل کرتا ہے... گویا اس نے تمام انسانیت کو قتل کیا۔ اور جو کوئی ایک جان کو بچاتا ہے،

گویا اس نے تمام انسانیت کو بچایا۔

- المائدہ 5:32

یہودی روایت اسے پکوآخ نفش کے اصول میں عکاسی کرتی ہے۔ زندگی بچانے کی ذمہ داری جو تقریباً ہر دوسرے حکم کو چھوڑ دیتی ہے۔ تلمود اسے سنہدرین 90 میں مزید گہرا کرتا ہے، جہاں زندگی کا تحفظ الہی انصاف کے بنیادی ڈھانچے سے جڑا

ہوا ہے۔ اسلام کی سنت (الہی رواج) اور یہودیت کا بریت (عہد) دونوں ایک ایسے خدا کی وضاحت کرتے ہیں جو خام طاقت سے عمل کرنے کے بجائے رشتوں کی وفاداری سے بندھا ہوتا ہے۔

تباہ کن مداخلت - جارحین کو اجتماعی طور پر ختم کرنا - اس اخلاقی نظام کو توڑ دے گا جسے خدا برقرار رکھتا ہے۔ یہ خالق کو اسی افراتفری میں بدل دے گا جس سے وہ نفرت کرتا ہے۔ اس کے بجائے، قرآن وضاحت کرتا ہے:

اگر اللہ کچھ لوگوں کو دوسروں کے ذریعے روک نہ رکھتا، تو خانقاہیں، گرجا گھر، عبادت گاہیں اور مساجد، جن میں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے، تباہ ہو جاتیں۔

- الحج 22:40

خدا کا پسندیدہ طریقہ یکطرفہ تباہی نہیں، بلکہ ثالثی شدہ تحمل ہے۔ کچھ کو دوسروں کے ذریعے روکنا۔ یہ تضاد کا عملی مظہر ہے: قادر مطلق جو رضا کارانہ طور پر اصولوں سے بندھا ہوا ہے۔

عیسائی روایت اس الہی تسلسل کے اصول کی عکاسی کرتی ہے۔ جتھسیمانی میں، عیسیٰ نے اپنے پیروکاروں کو سرزنش کی:

اپنی تلوار کو اس کے مقام پر واپس رکھو، کیونکہ جو لوگ تلوار اٹھاتے ہیں، وہ تلوار سے ہی ہلاک ہوں گے۔

- متی 26:52

اصولوں سے بندھی طاقت، نہ کہ خام انتقام۔

شہادت کی تسلی: افق سے پرے ایک افق

جہاں انسان ناقابل تلافی نقصان دیکھتے ہیں، قرآن ایک مختلف افق کو ظاہر کرتا ہے:

یہ نہ سمجھو کہ جو لوگ اللہ کے راستے میں مارے گئے ہیں وہ مردہ ہیں۔ بلکہ، وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، رزق دیے جاتے ہیں، اس بات پر خوش ہیں جو اللہ نے اپنی نعمت سے انہیں دیا ہے۔

- آل عمران 169:3-171

یہ کوئی معمولی بات نہیں، بلکہ ایک اختتامی عہد کی سرزمین ہے۔ جو لوگ ناحق مارے گئے ہیں، وہ تاریخ کے حاشیے نہیں، بلکہ ابدیت کے مرکزی کردار ہیں۔ ان کی خوشی ان کے قاتلوں کے لیے ایک طعنہ ہے، ان کی بلندی ان کے دکھوں کی توثیق ہے۔

اس عقیدے نے مکہ میں ستائے گئے ابتدائی مسلمانوں سے لے کر آج کے فلسطینیوں کے صمود (استقامت) تک مزاحمت کو تقویت دی ہے۔ غزہ میں، جہاں لاکھوں بے گھر ہیں اور بھوک زندہ بچ جانے والوں کا تعاقب کرتی ہے، یہ یقین کہ شہداء اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، فرار نہیں بلکہ بقا ہے۔ یہ غم کو برداشت میں، ملبے کو گواہی کے قربان گاہوں میں بدل دیتا ہے۔

تاہم، قرآن کا وعدہ انسانی درد کو مٹاتا نہیں ہے۔ خاندان روتے ہیں، مائیں نوحہ کرتی ہیں، باپ اپنے بچوں کو دفناتے ہیں۔ پہلا رد عمل غم، نوحہ، اور غصہ ہے۔ کیونکہ محبت جدائی کے خلاف مزاحمت کرتی ہے۔ لیکن فلسطینی لوگوں کے درمیان، یہ غم اکثر لکچر اور میں تبدیل ہو جاتا ہے: اس بات کا اعتراف کہ ان کے پیاروں کو غزہ کے کھنڈرات میں مزید دکھ سے بچایا گیا ہے، خدا کی مرضی کی قبولیت، اور آخرت میں دوبارہ ملن کی صبر والی امید۔

ان کا ایمان موت کو نہ صرف نقصان کے طور پر، بلکہ آزادی کے طور پر بھی نئے سرے سے بیان کرتا ہے۔ زمینی عذاب سے آزادی، اور خدا کی رحمت میں آزادی۔ یہی وجہ ہے کہ غزہ میں جنازے، اگرچہ آنسوؤں میں ڈوبے ہوئے ہیں، اللہ اکبر کے نعروں سے بھی گونجتے ہیں۔ یہ ایک ساتھ نوحہ اور تصدیق ہے: ایک قوم جو یہ ماننے کا انتخاب کرتی ہے کہ شہداء تباہ نہیں ہوئے، بلکہ عزت یافتہ ہیں، غائب نہیں، بلکہ منتظر ہیں۔

یہ بھی تضاد کا حصہ ہے: جبکہ خدا قتل کو روکنے کے لئے اپنے قانون کو توڑنے سے انکار کرتا ہے، وہ اپنے شکاروں کو عدم کی طرف چھوڑنے سے بھی انکار کرتا ہے۔

خدا کی اخلاقی پاکیزگی: غیر کفارہ شدہ خون کی گونج

تضاد کا ایک اور پہلو الہی پاکیزگی ہے۔ قتل کے ذریعے مداخلت سے انکار کر کے، خدا گناہ کو مکمل طور پر مرتکبین پر چھوڑ دیتا ہے۔ ہر گولی چلائی گئی، ہر بم گرایا گیا، ہر بھوکا بچہ۔ داغ صرف ان کا ہے۔

پس جو کوئی ایک ذرے کے وزن برابر نیکی کرے گا، وہ اسے دیکھے گا، اور جو کوئی ایک ذرے کے وزن برابر بدی کرے گا، وہ اسے دیکھے گا۔

- الزلزله 7: 99-8

آج، غزہ کی مٹی خون سے تر ہے، اور فریاد ایک بھائی کی آواز نہیں، بلکہ لاکھوں کی ہے۔ 680,000 بے گناہوں کا خون غزہ کی زمین سے خدا کی طرف چمکتا ہے۔ جیسے ہابیل کا خون کبھی زمین سے آسمان کی طرف چمکتا تھا۔

تیرے بھائی کے خون کی آواز زمین سے میری طرف چیخ رہی ہے۔ تو نے کیا کیا؟
-پیدائش 4:10

قیامت کے دن، جسم خود ہی مدعی بن جائے گا، اپنے مالک کو دھوکہ دے گا:

اس دن ہم ان کے منہ پر مہر لگائیں گے، اور ان کے ہاتھ ہم سے بولیں گے، اور ان کے پاؤں اس کی گواہی دیں گے جو انہوں نے کمایا تھا۔
-یس 36:65

اور گنہگاروں کا انتظار بغیر راحت کے عذاب ہے:

وہ اسے گھونٹ گھونٹ پیے گا، لیکن مشکل سے نگل سکے گا۔ موت ہر طرف سے اس کے پاس آئے گی، پھر بھی وہ مرے گا نہیں؛ اور اس کے سامنے ایک عظیم سزا ہوگی۔
-ابراہیم 14:17

تلوہ کوئی شک نہیں چھوڑتا:

بدکاروں کا... آنے والی دنیا میں کوئی حصہ نہیں ہے۔
-سنہدرین 90

روایات کے درمیان، فیصلہ متفقہ ہے: ایسی بڑے پیمانے پر قتل عام صرف ایک گناہ نہیں جو جہنم میں صاف کیا جاسکتا ہے، بلکہ خود خدا کے نام کا غلط استعمال ہے۔ یہ پکو آخ نفس - زندگی بچانے کو ترجیح دینے کے حکم - کی خلاف ورزی کرتا ہے اور اس حقیقت کا مذاق اڑاتا ہے کہ انسان بی تسلیم ایلہیم - خدا کی تصویر میں - بنائے گئے ہیں۔ یہ اس کے احکامات کی کھلی نافرمانی اور ایک ایسی توہین ہے جس کا نتیجہ ابدی اخراج ہے۔

خاموشی کی مذمت: تماشائی بطور شریک جرم

لیکن تضاد اس سے بھی آگے بڑھتا ہے: خدا کا اپنے قانون کو توڑنے سے انکار کا مطلب ہے کہ دنیا کی آزمائش ہوتی ہے، اور تماشائی بے نقاب ہو جاتے ہیں۔ صحیفہ نہ صرف مرتکبین کی بلکہ ان لوگوں کی بھی مذمت کرتے ہیں جو دیکھتے ہیں اور کچھ نہیں کرتے:

ہم نے یقیناً جہنم کے لئے جنات اور انسانوں میں سے بہت سے کو بنایا ہے۔ ان کے پاس دل ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں، آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے نہیں، اور کان ہیں جن سے وہ سنتے نہیں۔ وہ مویشیوں کی طرح ہیں۔ نہیں، اس سے بھی زیادہ گمراہ۔ یہی وہ ہیں جو غافل ہیں۔

- الاعراف 7:179

یہ تاریخ کے ”مویشیوں“ کے خلاف ایک گرج ہے۔ حکومتیں جو جنگ بندی کو ویٹو کرتی ہیں، میڈیا جو ”دونوں فریقوں“ کو برابر کرتا ہے، شہری جو بلبے کو اسکرول کرتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔ قتل عام کے سامنے غیر جانبداری شریک جرم ہے۔ تلمود کہتا ہے: کول سیرائیل عریویم زہ بزہ۔ ”تمام اسرائیل ایک دوسرے کے لئے ذمہ دار ہے۔“ روح میں، یہ عالمگیر ہے: پوری انسانیت ذمہ داری میں جڑی ہوئی ہے۔ خاموشی غیر جانبداری نہیں ہے؛ یہ خیانت ہے۔

غزہ میں قادر مطلق کا تضاد

یہاں تضاد اور تیز ہو جاتا ہے: خدا قادر مطلق ہے، لیکن وہ خود کو اپنے اخلاقی قانون سے بندھتا ہے۔ وہ قتل کو روکنے کے لئے قتل نہیں کرے گا۔ وہ نا انصافی کو روکنے کے لئے نا انصافی نہیں کرے گا۔ اس کے بجائے، وہ انسانی شر کو خود کو بے نقاب کرنے دیتا ہے۔ اور اس طرح، وہ حتمی فیصلے کے لئے اپنی اخلاقی پاکیزگی کو محفوظ رکھتا ہے۔

شہداء کے لئے، اس کا مطلب ہے تسلی: ان کا خون ضائع نہیں ہوتا، بلکہ گواہی اور عزت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مرتکبین کے لئے، اس کا مطلب ہے مذمت: ان کے جرائم ان کے خلاف چنچتے ہیں، ان کے اپنے جسم گواہی دیں گے، اور ان کی تقدیر ابدی اخراج ہے۔ تماشاویوں کے لئے، اس کا مطلب ہے بے نقابی: ان کی خاموشی شریک جرم ہے، ان کی غیر جانبداری مذمت ہے۔

نتیجہ

قادر مطلق کا تضاد ایک تجریدی پہیلی نہیں، بلکہ غزہ میں جیسا کہ حقیقت ہے۔ یہ ہمیں دکھاتا ہے کہ خدا کی طاقت من مانی نہیں، بلکہ اصولوں پر مبنی ہے۔ اس نے تحمل کا انتخاب کیا ہے، اور اس تحمل میں نہ صرف بے گناہوں کے لئے تسلی ہے بلکہ گناہگاروں کے لئے مذمت بھی ہے۔

مرتبین کے لئے، ان کے اپنے جسم ان کے خلاف گواہی دیں گے، ان کا عذاب لامتناہی ہوگا، ان کے جرائم خود زمین سے
لونجیں گے۔ تماشاہیوں کے لئے، خاموشی ہی مذمت ہے۔ شہداء کے لئے، موت کے پرے زندگی ہے، غم کے پرے خوشی
ہے۔

غزہ کے ملبے سے خدا کی غیر موجودگی کا ثبوت نہیں اٹھتا، بلکہ ایک دوہری حقیقت سامنے آتی ہے: کہ انسانی ظلم حقیقت ہے، اور
الہی انصاف ناگزیر ہے۔ جو سوال باقی ہے وہ یہ ہے کہ کیا ہم، جو ابھی تک سانس لے رہے ہیں، اس تضاد کو پہچانیں گے۔ اور
اس زندگی کے قانون کے مطابق زندگی گزاریں گے جو خدا نے قائم کیا ہے: قتل کرنے کے بجائے بچانا۔